صدا یہ دیتی ہے خواہر حسین آ جاؤ
میں جا رہی ہوں کُھلے سر حسین آ جاؤ

کہاں پہ جائیں کہ ظالم نے گھر جَلا ڈالا
اندھیری شام ہے جلتی زمین ہے صحرا
حرم تمہارے ہیں بے گھر حسین آ جاؤ

ہر ایک بی بی کو چُن چُن کے بے ردا کر کے
ستا ستا کے یزیدوں کی فوج کے آگے
کھڑا کیا ہے کُھلے سر حسین آ جاؤ

کِسی کے گھر میں اٹھارہ جنازے نکلے ہوں
ہو ساری بیبیاں بیوہ یتیم بچّے ہوں
اُن ہی کو لُوٹے ستمگر حسین آ جاؤ

میں غمزدہ ہوں مُجھے اور بھی ستاتے ہیں
تمہارا روند کے لاشہ مجھے دِکھاتے ہیں
اور اُس پہ لاش ہے بے سر حسین آ جاؤ

رسن میں باندھے ہیں بارہ گلے لعینوں نے
جو سانس رُکتا ہے گُھٹ کر تو روتے ہیں بچّے
رحم نہ کھائے جفا گر حسین آ جاؤ

سکینہ روتی تھی بابا کا سر بھی روتا تھا
تھی بیکسی نہ اسیروں کا زور چلتا تھا
اے دنیا خاک ہے تُجھ پر حسین آ جاؤ

بَرائے ماتمِ سرور پئے عزاداری
بقا ہو سیفِ ہدی کی بہ صد شفا کُلّی
دو اِن کو قوّتِ حیدر حسین آ جاؤ